حدیث افتراق امت

اس روایت کو امام ترمذیؒ نے چار صحابہ سے نقل کیا ہے، جس میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت تفصیل کی ساتھ بیان کی ہے اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کا صرف حوالہ دے کر چھوڑ دیا ہے، امام ترمذیؒ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پر صحت کا حکم لگایا ہے اور ثانی الذکر کی حدیث کو غریب (کیونکہ امام حاکمؒ فرماتے ہیں کہ اس میں ایک راوی ضعیف ہیں) قرار دیا ہے۔

امام ترمذیؒ کے علاوہ تقریباً گیارہ اور صحابہ سے یہ روایت نقل کیا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے اس حدیث کی صحت کا انکار کرنا سوائے جحود و تعنت کے کچھ نہیں، جن حضرات نے اس روایت کو کمزور کرنے کی کوشش کی ہے یا اس پر ضعف کا حکم لگایا ہے تو اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ انھوں نے حدیث کے صرف ان طرق کو دیکھا ہے جس میں کہیں نہ کہیں کمزور راوی موجود ہیں ورنہ اگر حدیث کے سارے طرق کو سامنے رکھتے تو کبھی بھی ان سے یہ تساہل نہ ہوتی۔

ترمذی کی کی روایت:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «تَفَرَّقَتِ اليَهُودُ عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِينَ أَوْ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، وَالنَّصَارَى مِثْلَ ذَلِكَ، وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً» وَفِي البَابِ عَنْ سَعْدٍ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، وَعَوْفِ بْنِ مَالِكٍ: «حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ»(ترمذی:2640)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہود اکہتر یا بہتر فرقوں میں بٹ گئے اور نصاریٰ بھی اسی طرح بٹ گئے اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی"۔

اس حدیث کا درست مصداق وہ فرق ہائے باطلہ ہیں جو دین کے اصولیات میں اختلاف کرتے ہیں اور دین کو اپنے مذموم مقاصد کے لئے بازیچہ اطفال بنانے کی تگ ودو میں لگے رہتے ہیں۔ خیر القرون میں یہ لوگ خارجی، مرجیہ، معتزلہ، جبریہ، تقدیریہ، روافض سبائیت کی صورت میں پیدا ہوئے اور اس کے بعد جتنے بھی فرقے نکلے وہ تمام فرقے کسی نہ کسی صورت میں ان فرقوں کے خوشہ چین تھے۔

بعض احادیث میں یہ آیا ہے کہ میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، ان میں سے بہتر جہنمی ہوں گے، صرف ایک فرقہ جنتی ہو گا، امت کے یہ فرقے کون ہیں؟ اس کی تشریح میں محدثین نے یہ لکھا ہے کہ فرق مذمومہ سے فروعی مسائل میں اختلاف کرنے والے

فرقے مراد نہیں ہیں، بلکہ اس سے مراد وہ فرقے ہیں جو اہل حق سے اصول میں اختلاف رکھتے ہیں، مثلاً توحید، تقدیر، نبوت وغیرہ، کیونکہ یہ ایسے مسائل ہیں جن میں اختلاف کرنے والوں نے ایک دوسرے کی تکفیر کی ہے جب کہ فروعی مسائل میں اختلاف کرنے والے ایک دوسرے کی تکفیر نہیں کرتے، جنتی فرقہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو کتاب وسنت پر قائم رہنے والے اور صحابہ کرام سے محبت کے ساتھ ان کے نقش قدم پر چلنے والے ہیں۔

اس کے علاوہ جو فرقے (اگر انھیں فرقے کہا جائے ورنہ انھیں فرقے کہنا درست نہیں جیسے اہل سنت کے چار فقہاء کرام کے ماننے والے ان کا آپس میں جو اختلاف پیدا ہوا ہے اور اقطار عالم میں پھیلے ہوئے نظر آتے ہیں، اصل میں ان کا تمام اختلاف فروعات میں ہے، اصول میں یہ تمام آپس میں متفق ہیں)۔ البتہ یہ کہنا مناسب ہے کہ آجکل مسلمانوں میں جو لوگ لبرل ازم یا سیکولر ازم کے پرچارک ہیں اور دین کو فرد کی زندگی تک محدود رکھنے کے خواہش مند ہیں یا ریاستی امور میں دین کو بے دخل کرنا چاہتے ہیں تو یہ بھی اس حدیث کا مصداق بن سکتے ہیں، کیونکہ وہ بھی اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتے ہیں اور اہل قبلہ میں سے ہیں اور ان کی تکفیر کسی نے بھی نہیں کی، اصول دین جیسے توحید، نبوت اور قیامت کے حوالے سے ان کے افکار وہی ہیں جو دیگر مسلمانوں کے ہیں۔